Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ضمیمہ روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ دو پیسے

یوم دوشنبہ ۴ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ ۲۸ تبلیغ ۱۳۳۴ھش ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء نمبر ۵۱

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عیادت کیلئے دور و نزدیک کے علاقوں سے احباب کرام کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۲۷ فروری۔ لاہور سے جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور۔ شیخ بشیر احمد صاحب، مرزا مظفر احمد صاحب، ریڈیو جلال الدین صاحب شمس سرگودہا سے جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ اور ان کے بھائی فضل الرحمٰن صاحب پراچہ۔ جناب ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب۔ چوہدری غلام محمد صاحب۔ میر محمد بخش صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ اور ملک خدا بخش صاحب جوہر آباد سے بغرض عیادت تشریف لائے۔

بعض دوستوں نے فون پر حضور اقدس کی صحت کے متعلق دریافت فرمایا جن میں چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ملتان، سیٹھ اللہ جوایا صاحب ملتان۔ مرزا حمید احمد صاحب کراچی۔ امیر جماعت صاحب جہلم اور محمد صادق صاحب جہلم شامل ہیں۔ انہوں نے اطلاع دی ہے۔ کمرتاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

فالج کا اثر اب قریباً دُور ہو چکا ہے۔ کچھ کمزوری بائیں ہاتھ میں ابھی باقی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۷ فروری۔ آج صبح حضور اقدس کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے حسب ذیل رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔

رات دو بجے کے قریب لاہور سے ڈاکٹر پیرزادہ صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب تشریف لائے۔ اور حضور کا معائنہ کیا۔ اور کہا کہ فالج کے حملہ کا اثر بہت حد تک دُور ہو چکا ہے۔ ان کے نزدیک فالج کے حملہ کی وجہ خون کے دباؤ کا یکدم بڑھ جانا اور دماغ کی شریانوں کا سکڑ جانا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ جلد معمول پر آگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ انہوں نے بتایا کہ بائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ابھی کچھ اثر ہے۔ اور زبان پر بھی خفیف اثر ہے۔ باقی حصہ پر سے فالج کا اثر ختم ہو چکا ہے۔

اس حملہ کی وجہ سے رات حضور کو بے چینی اور بے خوابی بہت رہی۔ اور سر میں درد بھی رہی۔ صبح مکرم جناب ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے پھر معائنہ کیا۔ ان کے خیال میں فالج کا اثر اب قریباً دُور ہو چکا ہے۔ کچھ کمزوری بائیں ہاتھ میں ابھی باقی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ فالج کے حملہ کے بعد احباب جماعت کو تاروں کے ذریعہ پاکستان اور بیرونی ممالک میں دعا کے لئے اطلاع دے دی گئی تھی۔

پونے دو بجے بعد دوپہر کی اطلاع

ربوہ ۲۷ فروری۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے پونے دو بجے بعد دوپہر کی حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ بلڈ پریشر ۱۳۴ ہے۔ بائیں بازو میں قدرے کمزوری اور بے حسی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ڈاکٹر حشمت اللہ)

---

۳ ملتے ہی احباب جماعت نے اکٹھے ہو کر دعا کی۔ اور بکرے صدقہ کئے گئے۔ ربوہ میں مختلف محلہ جات میں مجموعی دعا کے علاوہ صدقہ بھی دیا گیا۔

فون اور تاروں کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت دریافت کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ آج میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بھی فون پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیریت دریافت کی۔ نزدیک کے جو دوست حضور کی صحت دریافت کرنے تشریف لائے۔ ان میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب بھی شامل ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۵۶ء

ممانعت

یہ اطلاع خوش آئند ہے کہ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ مکمل طور پر شراب ممنوع قرار دی جائے۔ پنجاب میں پہلے مسلمانوں کے لئے شراب پینا ممنوع قرار دیا جا چکا ہے صرف اقلیتیں جن میں سے عیسائی خاص طور پر قابل ذکر ہیں مستثنیٰ ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ یہاں نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ شراب کا کاروبار ہی ممنوع ہونا چاہئیے یہ ایک ایسا امر ہے۔ کہ جس کو ہمارا خیال ہے اخلاقی لحاظ سے سب پسند کریں گے خواہ مسلمان ہو ہندو ہو یا عیسائی۔

عیسائیوں میں بعض مذہبی رسومات ہیں جن میں شراب کا استعمال ضروری سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً عشائے ربانی۔ لیکن اگر عیسائی علماء سے مل کر اس کا فیصلہ کر لیا جائے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ عام شراب نوشی کو وہ بھی ناپسند کریں گے۔ البتہ مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے انہیں اجازت ہوتی ہے۔

پنجاب میں بعض صورتوں میں مسلمانوں کے لئے بھی پرمٹ پر شراب خریدنے کی اجازت ہے۔ قانوناً صرف اسی کو پرمٹ مل سکتا ہے۔ جو ڈاکٹری سارٹیفکیٹ پیش کرے۔ اقلیتوں کو بھی پرمٹ حاصل کرنا پڑتا ہے۔

اگر اس قانون کی خلاف ورزی نہ ہو۔ اور پرمٹ کا ناجائز استعمال نہ ہو۔ تو یہ لعنت پنجاب سے دور ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں۔ ذیل میں ہم "صدق جدید" میں سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔

"پاکستان کی ایک مسیحی انجمن کے صدر کے قلم سے بسلسلہ امتناع شراب نوشی:۔

"اقلیتی فرقہ اس قدر شراب نوشی نہیں کرتا۔ جس قدر خفیہ اور ظاہری طور پر ہمارے مسلمان بھائی کر رہے ہیں .... میرے پاس اعداد و شمار موجود ہیں۔ تمام پرمٹ اقلیتی فرقہ کے لوگوں کے نام ہیں۔ لیکن آپ بلا کسی ہچکچاہٹ کے روزانہ لاہور کے شراب فروشوں سے بلا پرمٹ کے سینکڑوں بوتل خرید سکتے ہیں۔ شراب فروشی کے بادشاہ عجیب و غریب طریقوں سے کام لے رہے ہیں۔ اکسائز والوں کو خوش کر کے سب کام ہو سکتے ہیں۔ اقلیتی فرقہ محض "شراب حرام ہے" کا لیبل لگا کر دھوکا دیا نہیں جاتا...... حکومت اپنے حالات سے مجبور ہو کر شراب جاری رکھے۔ لیکن جہاں تک اقلیتی فرقہ کا تعلق ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ شراب کی دوکانوں کو فوراً نذر آتش کر دیا جائے۔ قربانی تو اسے کہتے ہیں۔ جو اس کو پینا اپنا مذہبی فریضہ خیال کرے۔ درحقیقت اقلیتوں کی آڑ میں عادی اور پیدائشی پینے والوں کے مزے ہیں۔" (ایک لاہوری روزنامہ)

غیرت اگر ہو تو ڈوب مرنے کے لئے مسیحوں کے چلو کا یہ پانی کافی ہے۔ واقعات و حقائق اگر یہی ہیں۔ مسلمان آبادی کہیں کی ہو اس کے لئے یہ پورا تازیانہ غیرت ہے۔ چہ جائیکہ ایسے ملک کی آبادی کے لئے جسے مسلم اپنا ہی ملک سمجھتے ہیں۔ — جماعت اسلامی پاکستان سے ایک بڑی شکایت اس کے مخلص ناقدان کو یہی ہے کہ اس نے رفتہ رفتہ اپنے کو ایک تنگ و محدود پارٹی کی شکل میں تبدیل کر لیا۔ اور عام مسلمانوں کے شریک ہو کر فلاح امت و صلاح ملت کے بیسیوں بہترین مواقع اپنے ہاتھ سے کھو دیئے۔ کتنا اچھا ہوتا اگر اس نے اپنی قیادت میں سارے مسلم گروہوں کو لے کر پاکستان کو کم سے کم ایک لعنت سے نجات دلا دی ہوتی"۔

اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے شراب اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہے۔ اگرچہ شراب نوشی کی برائیاں طبی لحاظ سے بھی ثابت ہو چکی ہیں اور عقلاً بھی یہ بری چیز ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہی کافی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر ہی قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اس کو فوری طور پر ترک کر دیا تھا۔ اور مٹکے توڑ کر شراب نالیوں میں بہا دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر ہی مسلمان اقوام اس سے بہت حد تک بچی رہی ہیں ایک اسلامی ملک میں بھی ممانعت کا قانون بے شک ضروری ہے۔ لیکن اگر صرف قانون ہی کا خیال کیا جائے، تو امریکہ کا تجربہ ثابت کرتا ہے کہ انسان قانون کی خلاف ورزی کرنا کوئی ایسی بری بات نہیں سمجھتا۔ اصل چیز یہ ہے کہ خود انسان کا نفس اس سے پرہیز کرے۔ اور اخلاقاً اور مذہباً اس کو برا سمجھے۔ اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ اور معاد کا خوف ہو۔ افسوس ہے کہ یورپ کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی اب بکثرت اس کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ تاہم یہ برائی عام مسلمانوں میں ابھی سرایت نہیں کر سکی۔ صرف اوباش طبقہ یا مغربی تہذیب کے دلدادہ ہی اس کی طرف جھکے ہیں۔ اور اگر اسلامی ممالک کی حکومتیں اور مسلمان عوام قانون سے کام لیں۔ تو یہ برائی جلد ختم ہو سکتی ہے۔ آج تو یہ حال ہے کہ غیر مسلم اقوام بھی اس سے پناہ مانگ رہی ہیں امریکہ اور روس تک اس سے نالاں ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ جب تک مذہب کا احیاء نہ ہو گا۔ اور اقوام اسلامی احکام کی پابندی ضروری نہ سمجھیں گی۔ یہ برائی ختم نہیں ہو سکتی۔

بہرحال حکومت کا یہ اقدام قابل تعریف ہے کہ اس نے سندھ میں شراب بندی کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر حکومت پاکستان اس طرف توجہ کرے۔ تو تمام ملک میں ایسا ہو سکتا ہے۔

بحضور مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ

یوم مصلح موعود پر کہی گئی۔

اے خلیفۃ المسیح اے کاشف اسرار دیں
اے دوائے درد دل اے چارۂ جان حزیں

اے کلیم طور ملت اے امیر کارواں
چومتا ہے تیری پیشانی کو عزم کامراں

اے کہ تیرے دم سے قائم ہے جماعت کا نظام
تیری ہمت سے ہے ظاہر تیری عظمت کا مقام

اے کہ تو ہے محفل اسلام کا وہ رازداں
نکتہ ہائے معرفت جس نے کئے ہم پر عیاں

اے کہ تو ہے آج وہ جادو رقم شیریں بیاں
ہے بجا تجھ کو کہیں گر نازش بزم جہاں

اے کہ تیری ہر ادا ہے جاذب قلب و نظر
اے کہ تو ہے ساز فطرت کی نوائے پر اثر

تیری باتوں سے نمایاں شوکت اسلام ہے
تیرے ہر کردار میں اک زیست کا پیغام ہے

جب مورخ حال کی تاریخ کو دہرائے گا
نام تیرا ہی جلی حرفوں میں لکھا جائے گا

اے کہ انجم بوس ہے تیرا ہر اک فکر و قیاس
بر سبیل تذکرہ میری بھی ہے اک التماس

اے کہ تیرے جاں نثاروں میں مرا بھی ہے شمار
کیوں رہین سوزش غم ہیں مرے لیل و نہار

مدتوں سے تیری محفل میں پڑا ہوں تشنہ کام
کاش مل جاتا مجھے بھی معرفت کا ایک جام

ملک نذیر احمد ریاض پروفیسر جامعۃ المبشرین

احباب وی۔پی وصول کر لیں

اخبار الفضل کے ایسے خریدار احباب جن کا چندہ ختم ہو جاتا ہے۔ ان کی فہرست قبل از وقت اخبار میں شائع کر دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ منی آڈر کے ذریعہ اپنی رقم بھجوا دیں۔ لیکن جو خریدار منی آرڈر نہیں کرتے ان کی خدمت میں اخبار وی پی کیا جاتا ہے۔ ایسے خریداران کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ وی پی وصول فرما لیں۔ یا بصورت دیگر دفتر کو پہلے ہی اطلاع دے دیا کریں۔ کیونکہ وی پی واپس آنے کی صورت میں دفتر کو نقصان ہوتا ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اطمینانِ قلب اور حیاتِ آخرت

(از مکرم میاں عبد القیوم صاحب کوئٹہ)

اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے تو ہر وقت ہی اپنے آپ کو جنت میں محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ زمین و آسمان کے خالق و مالک خدا کے جمال و جلال کا مشاہدہ کر چکے ہوتے ہیں۔ دنیاوی جاہ و حشمت و سامان آسائش و زیبائش اپنی ذات میں ان کی نظر میں بالکل حقیر ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہر لمحہ اسی یارِ ازل کی طرف لگی رہتی ہے۔ پر ایسے افراد اخص کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔

اگر ہم خیالی دنیا سے الگ ہو کر غور کریں تو واضح ہوگا۔ کہ ان چند محدود افراد کے سوا باقی تمام نسلِ انسانی کی خوشی طمانیت اور سکون کا سب سے بڑا ذریعہ ظاہری دولت مثلاً مال و اولاد و ازواج وغیرہ ہے۔ انسان اسی دولت کے حصول کے لئے رات دن مشغول رہتا ہے۔ نئے نئے طریق نقل و حرکت کے نئے نئے فیشن انسانی لباس کے۔ کھانے پینے وغیرہ کے ایجاد کرتا رہتا ہے۔ اور انہی دھندوں میں اس کی زندگی کا دور ختم ہو جاتا ہے۔

دوسری طرف جب اس دولت کے مالکوں کو دیکھتے ہیں۔ تو حیرانی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ بھی محدودے چند ہی ہوتے ہیں۔ دنیا کی آبادی کا زیادہ حصہ انہی لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو اس دولت کی فراوانی سے یکسر یا بہت حد تک محروم ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ ضرور ان دولتمندوں سے متاثر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ہی جیسے دیگر افراد کو اس دنیا کی بظاہر سب سے زیادہ آرام اور پُر سکون زندگی بسر کرتا دیکھتا ہے۔ اس زمین میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کے مکان کے کئی دروازے ہیں۔ اور ہر دروازہ پر ایک قیمتی کار ان کی نقل و حرکت کے لئے طیار کھڑی ہوتی ہے۔ دن میں کئی مرتبہ نہایت بیش قیمت لباس بدلتے ہیں۔ ہر لمحہ ایک خادم حکم کا منتظر دست بستہ ایستادہ ہوتا ہے۔ ایک وقت کے کھانے پر درجنوں قسم کی ڈشیں مہیا ہوتی ہیں۔ اور دوسری طرف کثیر حصہ آبادی کا ان لوگوں کا ہے۔ جن کو دن کے دو وقت پیٹ بھر کے صحیح کھانا میسر نہیں۔ تن ڈھانپنے کو کپڑا مہیا نہیں۔ بچہ کی بیماری کے وقت دوائی میسر نہیں۔ اور اگر میسر ہے تو بہت قلیل۔ قدرتاً ایسے لوگ حسرت سے دولتمندوں کو دیکھتے ہیں۔ جو دنیا کے نظام پر غور کرتے ہیں۔ ایک مومن کی نگاہ تو آسمان کی طرف اٹھ جاتی ہے۔ اور ایک منکر یا تو خدا کو ہی گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ یا اپنے حالات کو شومیٔ قسمت پر محمول کرتا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ یہ تفاوت ہمیشہ سے ہی رہا ہے۔ ہمیشہ ہی دنیا کی کثیر آبادی دنیا کے وسائل سے محروم رہی ہے۔ اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ گو ہمارا یقین ہے کہ انشاء اللہ احمدیت کے ذریعہ خوشحالی کا دور دورہ بھی آئیگا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ تفاوت پھر بھی قائم رہے گا۔ گو کہ بہت کم ہو جائے گا۔ اس لئے یہ مسئلہ بہت اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ کہ اسلام اس کثیر حصہ آبادی کے لئے کیا راہ تجویز کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا حل کئے بغیر ہم دنیا کو بے اطمینانی کے اتھاہ گڑھے میں پھینک دیتے ہیں۔ اور وہ حل حیات آخرت پر یقین ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک موجودہ زندگی محض ایک درمیانی سٹیج (Intermediate Stage) ہے۔ اس حقیقی زندگی کے لئے جس میں کہ غیب کا پردہ ہٹا دیا جائیگا۔ وہ اور اس کا نظام سب کچھ ہمیں حق الیقین کی نظر تک دکھا دیا جائیگا۔ موجودہ زندگی ایک لمبے سفر کے درمیان ایک چھوٹے سے قیام سے مشابہ ہے۔ جیسا کہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ انسانی زندگی کی موجودہ دور کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ گرمی میں انسان سفر کر رہا ہو۔ اور دوپہر کے وقت وہ ایک درخت کے سایہ تلے تھوڑا سا سستا لے۔

قرآن کریم نے اس زندگی کو ایام حمل کی زندگی سے بھی مشابہت دی ہے۔ ظاہر ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی شعوری ذہنی اور جسمانی حالت وضع حمل کے بعد کی زندگی کے مقابلہ میں کتنی گری ہوئی ہوتی ہے۔ بعینہٖ یہی مثال موجودہ زندگی کی اخروی زندگی سے ہے۔ جب حالت یہ ہے۔ تو اس قلیل سی زندگی میں اس فانی دولت کے حصول کے لئے مقابلہ یا حرص کتنی بے معنی سی چیز معلوم ہوتی ہے۔ گو قرآن مجید ایک مومن کو دنیا کمانے کو جائز قرار دیتا ہے لیکن وہ دوسروں کی دولت کو حرص سے دیکھنے سے منع فرماتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ لاتمدّن عینیک الیٰ ما متعنا بہ ازواجاً منھم زھرۃ الحیوٰۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر و ابقی (طٰہٰ ع ۸) کہ اے مومن تو اپنی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دوسروں کے اموال و متاع پر نہ رکھ۔ یہ دولت تو ہم نے ان کو اس لئے دی ہے۔ تاکہ ہم ان کا امتحان کریں۔ اور یاد رکھ کہ وہ رزق جو تیرا رب تجھے عطا کرے۔ وہی تیرے لئے بہتر ہے۔ اور باقی رہے گا۔

اس لئے حقیقی حل اسلام کے نزدیک اخروی زندگی پر یقین ہے۔ سورہ نمل میں اس حل کو نہایت واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تلک اٰیٰت القراٰن وکتاب مبین۔ ھدی و بشریٰ للمومنین۔ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون ان الذین لا یومنون بالاٰخرۃ زینا لھم اعمالھم فھم یعمھون۔ اولٰئک الذین لھم سوء العذاب وھم فی الاٰخرۃ ھم الاخسرون۔ کہ یہ آیتیں اس قرآن کی ہیں۔ جو کھلی اور واضح کتاب ہے۔ اس میں مومنین کے لئے ہدایت اور خوشخبری کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ وہ اس طرح سے کہ یہ لوگ نماز و دیگر نیکیوں کو خود ادا کرتے اور دوسروں کو اس پر قائم کرتے ہیں۔ اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور آخرت پر دل سے یقین رکھتے ہیں۔ لیکن جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ ہم ان کو ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ اور بھی جادۂ مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں۔ ایسے قیامت کے منکرین کے لئے اسی دنیا میں بڑا عذاب مقدر ہے۔ اور آخرت میں تو یہ لوگ خاص طور پر گھاٹے اور نقصان میں رہیں گے۔ ان آیات سے واضح ہے۔ کہ "ھدی" کے لئے "یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ" لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور "بشریٰ" کے لئے "ھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون" ضروری قرار دیا گیا ہے۔ سورہ لقمان میں پھر اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے کہ ھدی ورحمۃ للمحسنین۔ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔

پہلی سورہ نمل کی آیات کی ترتیب کی طرح یہاں بھی "ھدی" کے لئے وہی "یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ"۔ اور "بشریٰ" کے بجائے "رحمت" کا لفظ لا کر وہی "ھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون" اس کا طریق بتایا گیا ہے۔

اگر ہم غور کریں۔ تو خوب عیاں ہو جائے گا۔ کہ حیات آخرت پر یقین ہی انسان کے لئے صحیح خوشی راحت و سکون پیدا کر سکتا ہے۔ دنیا کی کثیر آبادی کے لئے چاہے وہ مومن ہو یا غیر مومن ان مشکلات سے اور کوئی حقیقی راہ نجات نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ یقین رکھیں۔ کہ اس دنیا میں وہ محض چند ساعت کے لئے آئے ہیں۔ اور وہ بھی امتحان دینے کی غرض سے اور حقیقی خوشی بصورت نظارہ محبوب حقیقی و انعامات کثیرہ اگلے جہان میں ملیں گے۔ جہاں کہ پردہ غیب اٹھ جائے گا۔ اگر یہ خیال ہر شخص کے دل میں جاگزیں ہو جائے۔ تو اس کی زندگی اسی لمحہ سکون میں بدل سکتی ہے۔ ورنہ اگر وہ اس یقین پر قائم نہ رہے۔ اور اس دنیا کی متاع پر دن رات نظر رکھے۔ تو اس کو کبھی بھی سکون نہیں مل سکتا۔ وجہ یہ کہ غریب آدمی اپنے سے اوپر کے آدمی پر نظر رکھ کر اور حرص سے اس کے مال و متاع کو دیکھ کر دل کی خوشی و اطمینان کھو بیٹھے گا۔ درمیانی طبقہ کا فرد امراء پر نظر رکھ کر اپنی حالت دگرگوں کرے گا۔ امیر آدمی اپنے سے امیر آدمی کو دیکھ کر جلے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ پر نظر جا ٹھہرے گی۔ اور بادشاہ اپنی دولت پھر اپنی رعایا سے اکٹھی کرے گا۔ نیز یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ بادشاہ وقت ہی امیر ترین شخص ہو۔ نتیجۃً وہ اپنی مملکت دولتمندوں کی طرف نگاہ رکھے گا۔ پھر یہ بھی تو یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا کی متاع کا کوئی پیمانہ نہیں۔ اور یہ قطعی ضروری نہیں کہ ایک انسان کے پاس دنیا کی متاع اپنے کمال پر ہو۔ ضروری ہے کہ کسی کے پاس کوئی چیز بہترین ہو۔ اور کسی کے پاس کوئی چیز اور پھر یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ ہر ایک شخص ایک ہی چیز کو بہترین قرار دے۔ اس سے خوب واضح ہے۔ کہ اس دنیا میں یہ بات ناممکن ہے۔ کہ ہر اک فرد کے پاس اس دنیا کا متاع اپنے کمال پر ہو۔ ضرور حرص کرنے والا حرص کرتا ہی رہیگا چاہے اس کے پاس قارون سے بھی بڑھ کر خزائن ہوں۔ جب تک اس بات کا یقین دل میں جاگزیں نہ ہو۔ کہ یہ متاع ہمارا مقصود نہیں۔ اس وقت تک حرص کی آگ سلگتی رہے گی۔ ضرور ایک دوسرے سے اعلیٰ چیز کے حصول کے لئے رسہ کشی جاری رہے گی۔ جس کے نتیجہ میں خرمنِ سکون اجڑتا رہے گا۔ اور دنیا بجائے اس کے کہ وہ کوئی نفع مند اور صحیح نتیجہ مترتب کرے۔ فتنہ و فساد نفرت و دشمنی عیاں ہوتی رہے گی۔

اگر ہم واقعات کو دیکھیں۔ تو اوپر کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ غریب و امیر کی دماغی جنگ ایک ایسی آگ ہے۔ جس نے افراد و خاندانوں قبیلوں ملکوں کو آپس میں پھاڑ دیا ہے۔ یکجہتی و سکون دامن دنیا سے غائب ہے۔ اور پھر حیرت و استعجاب کی بات یہ ہے۔ کہ جس شخص کو دنیا کی متاع ایک حد تک مل جاتی ہے۔ اگر وہ صحیح اور اعلیٰ درجہ کا مومن نہیں تو وہی متاع اس کے اندر مزید متاع کے حصول کے لئے آگ لگا دیتی ہے۔ اس کاوش میں وہ تمام اصول اخلاق و دیانت و امانت بالائے طاق رکھ دیتا ہے۔ یہی وہ بات ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ان الذین لا یومنون بالاٰخرۃ زینا لھم اعمالھم فھم یعمھون۔ کہ جو لوگ قیامت پر یقین نہیں رکھتے۔ جس کے نتیجہ میں کہ ان کے اندر صحیح قدریں اخلاق کی پیدا ہو جانی چاہئیں۔ متاع دنیا کے مزید حصول کی خواہش ہم ان کے اندر تیز تر کر دیتے ہیں۔ اور اسے خوبصورت منقش کی صورت میں ان کے سامنے لاتے ہیں۔ فھم یعمھون پس وہ اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور بھٹک جاتے ہیں۔ ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے اس ایندھن آگ کو اکٹھا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تمام قدریں ان کی نگاہ میں بے وقعت ہو جاتی ہیں۔ تمام اصول اخلاق ان کے دماغ سے محو ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک بے راہ رو ہر وادیٔ فتنہ و فساد میں بے دھڑک گرتے چلے جاتے ہیں۔

جب بھی ہم کسی کو اپنے سے زیادہ متاع دنیا کا مالک دیکھیں اگر ہماری نگاہ قیامت کی طرف اٹھ جائے۔ جس یقین کے نتیجہ میں بجائے اس کے کہ ہم نزدیک کا جعلی فائدہ دیکھیں۔ ہم دور کا حقیقی فائدہ اور دولت مدنظر رکھیں۔ اور ہمارے اندر اس حقیقی دولت کے حصول کی صحیح خواہش بشکل اعلیٰ اخلاق۔ قربانی و ایثار شفقت و رحمت ہمدردی انس و جن پیدا ہو جائے اور ہمارا عادل و مجسم رحم خدا ہمیں قیامت کے دن ان اخلاق کے بدلہ میں اعلیٰ درجہ کے حقیقی نعماء بخشے*

* تو یہ ساری آگ بجھ جائے۔ فتنہ و انشقاق کی جڑ کٹ جائے۔ راستی و محبت کا سر بلند ہو جائے۔ اور یہ دھرتی سکون و امان کا گہوارہ بن جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاقی حالت کو درست کرنا ایک زندہ کرامت ہوتی ہے

"خوارق پر تو کسی نہ کسی رنگ میں لوگ عذرات پیش کر دیتے ہیں۔ اور اس کو ٹالنا چاہتے ہیں لیکن اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا جیسے فرمایا۔ انک لعلیٰ خلق عظیم یوں تو آنحضرت صلعم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوت ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر آپ کی اخلاقی اعجاز کا نمبران سب سے اول ہے۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑتا اور عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تند مزاج اور غصہ ور اِن عادات بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بے شک یہ کرامت ہے اور ویسا ہی خودستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کرامتی بن جائے۔ میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے۔ تو پس یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے کہ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا۔ بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے مومن کو چاہیے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے بہت سے رند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوتے۔ لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی۔ بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دین حق قبول کر لیا۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

فریضۂ حج کی اہمیّت !!!

ہر احمدی دوست اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض احیاء دین اور اقامت شریعت ہے۔ جب اسلام کے پانچ ارکان میں سے فریضہ حج بھی ایک اہم رکن ہے۔ تو جس طرح نماز روزہ وغیرہ کی طرف ہماری توجہ مرکوز ہے۔ حج کا فریضہ بھی اسی طرح ہماری پوری پوری توجہ کا مستحق ہے۔ مجھے امید ہے۔ احباب جماعت میں سے صاحب استطاعت حضرات کو خود بھی اس طرف خیال ہوگا۔ تاہم یہ چند سطور بطور یاددہانی عرض ہیں۔ کہ امسال حج کے لئے تیاری کا وقت قریب آ رہا ہے

ہمیں اپنے محبوب امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں حج کے لئے ایسی تڑپ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضور کے حسب ذیل شعر سے ظاہر ہے۔

میری خواہش ہے۔ کہ دیکھوں اس مقام کو
جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تیری ام الکتاب (کلام محمود)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حج کے لئے استطاعت شرط ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (آل عمران پ۴) — لیکن بعض اوقات طبیعت کی کمزوری سے استطاعت اور عدم استطاعت کی حد فاصل نظر سے اوجھل رہتی ہے۔ اور انسان اسی خیال میں مگن رہتا ہے کہ وہ غیر مستطیع ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ فریضۂ حج کو بھی اپنی زندگی کے پروگراموں میں شامل کرے۔ اور ہر سال اس مبارک تقریب کے آنے سے پہلے اپنا محاسبہ کرے مبادا کمزوریٔ نفس کی باریک در باریک تاویلیں اسے اس نعمت سے محروم رکھیں۔

گذشتہ سال سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حج کی طرف خصوصیت سے احباب جماعت کو متوجہ کرانے کے لئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ جس کے تحت ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کم از کم ایک دوست کو حج کرایا جائے گا۔ جو احباب اس تحریک کے رکن بننا پسند فرماویں۔ وہ اپنا مکمل پتہ خاکسار کو تحریر فرماویں۔ حج کے متعلق مفصل معلومات بھی ذیل کے پتہ سے حاصل فرماویں۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی ضروری سمجھا گیا ہے کہ احباب جماعت میں سے جن کو حج کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ان کے ناموں اور مکمل پتوں نیز یہ کہ کس کس سن میں حج کیا گیا کا مکمل ریکارڈ رکھا جائے وجماعت کے حاجی احباب جلد از جلد ان کوائف سے مطلع کر کے ممنون فرماویں۔

(خاکسار شبیر احمد انچارج تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کا منشاء ہے۔ کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کے لئے احباب اور جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اور وہ اس رنگ میں ـــ کہ

احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس مد میں سرمایہ جمع ہوتا جائے گا۔ کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی۔ تمام لائبریریوں کو مہیا کی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی۔ جہاں مبلغ ہوں۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں وہاں کی جماعت کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریریوں کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا۔ جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

زعماء صاحبان انصار جلد توجہ فرماویں

اکثر مجالس انصار اللہ کی طرف سے۔ مرکز میں چندہ انصار اللہ باقاعدہ نہیں پہنچ رہا اور بہت سی مجالس ایسی بھی ہیں جن کا چندہ بالکل مرکز میں نہیں پہنچ رہا۔ ایسی مجالس کے زعماء صاحبان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ چندہ انصار باقاعدہ مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرماویں۔ اور اب تک جو چندہ فراہم شدہ قابل ارسال ہو۔ بہت جلد بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیجکر بمد امانت انصار اللہ مرکزیہ داخل خزانہ فرمادیا کریں

نیز جہاں پر تحصیل چندہ کا کام مہتمم مال کے ذریعہ ہو رہا ہو۔ وہاں کے زعیم صاحب کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ مہتمم مال کے حساب کتاب ماہ بماہ چیک کر لیا کریں۔ اور دیکھ لیا کریں۔ کہ فراہم شدہ چندہ انصار۔ مرکز میں بھیج دیا گیا ہے اور رجسٹروں میں اس کا باقاعدہ اندراج ہے (نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

ترسیل رقوم چندہ جات کے متعلق ہدایات

جملہ عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آئندہ ہر قسم کے چندہ جات کی رقوم محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بجائے افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوایا کریں۔ (ناظر بیت المال)

زعماء صاحبان انصار کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

آپ صاحبان کو علم ہوگا کہ تنظیم انصار کو زیادہ مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی صدارت کو قبول فرمایا ہوا ہے۔ اور حضور نے عہدیداران انصار کو تاکید فرمائی ہے۔ کہ وہ جمود کی حالت سے نکلیں اور رپورٹیں کارکردگی کی بھجوائیں امید ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تنظیم انصار کے کام کو باقاعدگی سے شروع کر دیا ہوگا۔ لیکن ابھی تک اکثر زعماء صاحبان کی طرف سے باقاعدہ رپورٹیں آنی شروع نہیں ہوئیں تا حضور کو ان کی کارکردگی اور بیداری کا علم ہو۔ لہٰذا زعماء صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ مہربانی کر کے گذشتہ ڈیڑھ ماہ یعنی ۱۵ فروری ۵۵ء تک جو کچھ تنظیم انصار کا کام سرانجام دیا گیا ہو۔ اس کی رپورٹ ایک ہفتہ تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آپ صاحبان کی کارگذاری سے آگاہ کیا جاوے ـــــ نیز آئندہ بھی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں بھجوانے کا التزام فرماویں۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آپ کی کارگذاری سے باخبر رکھا جائے اور تحریک دعا ہو۔

ترسیل رپورٹ کے متعلق اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتے۔ کہ بڑی اور شہری جماعتیں جہاں پر اراکین انصار کی تعداد زیادہ ہو۔ اور ہر ایک شعبہ کا کام سرانجام دینے کے علیحدہ علیحدہ مہتمم مقرر ہیں۔ وہاں کے زعماء صاحبان کارگذاری کی پندرہ روزہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۸ اور ۵ تاریخ کو مرکز میں بھجوایا کریں۔ اور جو جماعتیں چھوٹی ہوں۔ جہاں پر اراکین انصار کی تعداد دس تک ہو وہاں پر زعیم اور سیکرٹری انصار اللہ یا صرف زعیم ہیں تو ان کو رپورٹ بجائے پندرہ روزہ کے ماہواری رپورٹ ہر ماہ کی ۵ تاریخ کو مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے (صدر انصار مرکزیہ)

اسلامی قانون میں فقہ حنفیہ کی حیثیت

از مکرم جنید ہاشمی صاحب

(۲)

(۵) لیکن حنفی فقہ کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی آزاد روی اور وسعت خیالی ہے۔ حنفی فقہ کی یہی آزادی اور ہمہ گیری اکثر دیگر دبستان خیال کے حامیوں کے نزدیک باعث تضحیک و تمسخر بن گئی ہے۔ انگریزی قانون کا یہ بنیادی اصول ہے کہ قانون کی تشریح جہاں تک ممکن ہو سکے رعایا کے افادہ و حق میں کی جائے۔ اسی طرح حضرت امام ابوحنیفہ رح کی تشریح و اطلاق ایسا نہیں کریں گے۔ جو انسان کے لئے بے جا طور پر ایک بوجھ اور سختی کا باعث ہے۔ اسی لئے وہ سہولتوں اور جواز کے لئے مشہور ہیں۔ جنہیں "رخصت ہائے بوحنیفہ" بھی کہا جاتا ہے۔ مغربی اور مشرقی مصنفین دونوں اتفاق رائے سے کہتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رح نے نہایت رواداری اور معتدل قوانین مجوز کئے ہیں۔ اور ان میں بڑی بڑی مراعات دی ہیں۔ یعنے طریقہ قیاس والے اور تامل کا علم استعمال کیا ہے۔ اور کوئی فقہی مسئلہ ایسا حل نہیں کیا۔ جو عقل سلیم کی کسوٹی پر پورا نہ اترتا ہو۔ اور دلیل کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ آپ کی فقہ نہایت دانشمندانہ عادلانہ۔ حامل رواداری اور قابل عمل فقہ ہے۔ خود حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ "بہترین مذہب وہ ہے جو آسان ترین مذہب ہو۔"

میں یہاں دو تین ایسے دلچسپ فقہی مسائل بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کا فتوے۔ شافعی۔ مالکی۔ یا حنبلی فقہ کے مقابلہ میں کس قدر آسان۔ عام فہم اور عقل سلیم کے مطابق ہے۔

(ا) حضرت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ایک مسلمان نماز کو اپنی مادری زبان میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ اور قرآنی آیات کا ترجمہ بھی اپنی زبان میں ادا کر سکتا ہے۔ صاحبین (امام ابویوسف اور امام محمد) کہتے ہیں کہ جو مسلمان عربی نہ جانتا ہو۔ وہ اپنی مادری زبان میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں حنفی فقہ کی مستند کتاب "تلویح" اور "دُرِّ مختار" میں نوح بن ابی مریم کہتے ہیں کہ امام اعظم نے اپنی رائے بعد میں بدل لی تھی۔ اور صاحبین کی رائے سے اتفاق کر لیا تھا۔ لیکن یہ بات بعد میں حضرت امام ابوحنیفہ رح کو اعتراضات سے بچانے کے لئے کہی گئی معلوم ہوتی ہے۔ اس کے برعکس دیگر دبستان خیال کے حلقہ بگوش ہرگز ایسی اجازت دینے پر آمادہ نہیں کہ نماز میں سوائے عربی کلمات کے کسی حالت میں بھی دوسری زبان استعمال کی جائے۔ ہم اس خیال سے اتفاق کریں یا نہ کریں۔ لیکن یہ امر تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ امام ابوحنیفہ رح مسائل کو عام فہم بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ اور عوام کی آسائش اور سہولت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

(ب) دوسرا مسئلہ الخمر کا ہے۔ قرآن کریم میں خمر کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ .....

"نور الانوار" حنفی فقہ کی مستند کتاب میں لکھا ہے، کہ خمر نام ہے ایسی نشہ اور شراب کا جو انگور سے ایک خاص عمل کے ذریعہ بنائی جاتی ہے۔ اس لئے باقی تمام نشہ ور شرابیں جو انجیروں۔ کھجوروں۔ گندم سے شہد سے تیار کی جاتی ہیں۔ یا انگوروں سے کسی اور طرح پر بنائی جاتی ہوں خمر نہیں کہی جا سکتیں۔ اور قرآنی امتناع جو خمر کے بارے میں آیا ہے۔ اس کا اطلاق اس پر نہیں ہو سکتا۔ البتہ علت التشریع (یعنے قانون کا منشا) کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں معلوم ہوتا ہے، کہ خمر کا استعمال اس لئے منع ہے۔ کہ یہ انسان کو نشہ چڑھا دیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ کسی دوسری نشہ آور چیز کا استعمال گناہ، اور قابل سزا صرف اس وقت ہوگا جب اسے ایسی مقدار میں پیا جائے جس سے نشہ چڑھ جائے۔ جبکہ خمر کا استعمال ایک قطرہ کی حد تک بھی گناہ، اور سزا کے قابل ہے۔ اس کے برعکس امام شافعی رح۔ امام مالک رح۔ امام احمد رح۔ امام محمد رح کہتے ہیں، کہ تمام نشہ آور چیزیں خمر ہیں۔ اور ان کے استعمال پر حد لگ سکتی ہے۔ بعد کے اکثر حنفی فقہا کا اس مسئلہ میں میلان حضرت ابوحنیفہ کے فتوے کے خلاف ہے:

(ج) حضرت امام ابوحنیفہ رح کی رائے میں اگر کوئی مسلمان تاریک رات میں قبلہ کا رخ تلاش نہ کر سکے۔ اور اپنا منہ خواہ کسی طرف بھی کر کے نماز پڑھ لے۔ تو اس کی نماز جائز ہو جاتی ہے۔ لیکن امام شافعی کے نزدیک اسے نماز دوبارہ ادا کرنی ہوگی۔

اسلامی قانون کی کتابوں میں بے شمار ایسے فتاوے اور مسائل ہیں۔ جن میں اختلاف رائے موجود ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رح کے نظریات بڑی وسیع النظری کے حامل ہیں۔ اور کوئی بھی آپ کی فقہ کو صرف کٹر قسم کے مسلمانوں اور محض پارسا اشخاص کے لئے تصور نہیں کرتا۔ آپ کی رائے ایک ایسے عام معاشرہ کے فرد کے لئے فائدہ مند ہے، جو ترقی یافتہ اور جدید تمدن سے تعلق رکھنے والا ہو۔ اسی لئے سنی مسلمانوں کے ایک کثیر حصہ نے آپ کی فقہ کو قبول کیا ہے۔ اور ایک غیر مسلمان بھی شریعت اسلامیہ کے مطالعہ کے وقت حنفی فقہ کی ہردلعزیزی کی وجہ جان سکتا ہے۔

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ

"پہلے پہل یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ حنفی فقہ بصرہ کے پل کے پار نہیں جا سکے گی۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے یہ اسلامی ممالک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئی۔"

اس کے علاوہ ابن حزم کا یہ قول کہ

"حنفی فقہ بادشاہوں اور درباروں کے سایہ میں پھولی پھلی"

غلط ہے۔ یہ درست ہے کہ امام ابویوسف بغداد کے قاضی القضاۃ مقرر ہو گئے تھے۔ اور اپنی وفات ۱۸۲ھ تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ اور انہوں نے تین عباسی خلفاء۔ مہدی۔ ہادی اور ہارون الرشید کے ماتحت کام کیا۔ لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ کسی بھی مسلمان خلیفہ نے کسی فقہ اسلامیہ کی مخالفت نہیں کی۔ فقہ کے ہر چہار مذاہب برابر تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے اور ہر جگہ اور ہر زمانہ میں ان کی تبلیغ و اشاعت کی سہولتیں اور مراعات میسر تھیں۔

حضرت ابویوسف نے فقہ حنفیہ پر کئی ایک کتب لکھی ہیں۔ آپ کی مشہور عالم کتاب "الخراج" خلیفہ ہارون الرشید کے نام پر معنون کی گئی تھی۔ اسی طرح امام محمد بھی امام یوسف کی طرح حضرت امام ابوحنیفہ کے فتاوے کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ یہ صاحبین فقہ حنفیہ کی تبلیغ و اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ لیکن عمارۃ ابی مالک کا یہ کہنا کہ اگر ابویوسف نہ ہوتے تو حضرت امام ابوحنیفہ رح کا نام تک سننے میں نہ آتا درست نہیں۔

فقہ حنفیہ کے سلسلے میں بعد میں آنے والے علماء میں سے طحاوی۔ کرخی۔ قدوری۔ برہان الدین مرغینانی اور ابوالبرکات نسفی بہت شہرت و اہمیت رکھتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ محدثین میں حنفی کوئی نہ تھا۔

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ حضرت امام ابوحنیفہ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اور بہت مالدار شخص تھے۔ اسلئے انہوں نے اپنے دونو صاحبین کے برخلاف حکومت کا کوئی عہدہ قبول نہ کیا تھا۔ خاندان بنی امیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد کے عہد حکومت میں یزید بن عمر بن ہبیرہ گورنر عراقین نے آپ کو قاضی کوفہ مقرر کرنا چاہا۔ لیکن آپ کے انکار پر آپ کو کوڑے کی سزا دی گئی۔ اس کے بعد جب منصور تخت خلافت پر بیٹھا اور بغداد کو پایۂ تخت بنایا۔ تو اس نے حضرت امام ابوحنیفہ کو کوفہ سے بلایا۔ اور قاضی بغداد کا عہدہ تفویض کرنا چاہا۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا منصور ناراض ہو گیا۔ اور کہا "میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہیں قاضی بنا کے چھوڑوں گا" حضرت امام ابوحنیفہ نے جواب دیا "میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ عہدہ کبھی قبول نہ کروں گا" اس پر منصور نے آپ کو قید خانے میں ڈالدیا۔ یہ واقعہ ۱۴۶ھ کا ہے۔ قید خانے میں حضرت امام ابوحنیفہ قیدی نہیں۔ بلکہ ایک نظر بند کی حیثیت میں رہے۔ وہاں ان کی پوری پوری تعظیم کی جاتی تھی۔ اور ان کا ہر طرح کا خیال رکھا جاتا تھا۔ آپ کے شاگرد آپ کے درس میں روزانہ شامل ہونے کے لئے آتے تھے۔ آپ کے شاگرد خاص حضرت امام ابویوسف نے زیادہ تر اسی قید خانے کی درسگاہ میں تعلیم پائی تھی۔ غلطی سے عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ کو بعض سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے نظر بند کیا گیا تھا۔ اور آپ منصور کے مشہور سیاسی مخالف ابراہیم کی حمایت کرنے والوں میں سے تھے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اکثر شاگرد حکومت کے اہم عہدوں پر فائز تھے اور عوام میں بھی ہردلعزیز اور قابل احترام شخصیت تھے۔ اور بغداد کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بے حد عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور تاریخ کا طالب علم سمجھ سکتا ہے کہ مشرق میں کسی شخص کی عوام الناس میں ایسی ہردلعزیزی ہمیشہ بادشاہوں کی نگاہ میں خار کی طرح کھٹکتی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اسی قید خانے کی چار دیواری میں ۱۵۰ ہجری میں وفات پا گئے۔

اسلامی قانون اور فقہ کو سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اس پس منظر اور تاریخی حالات کا بھی مطالعہ کریں۔ جو زمانہ صحابہ کرام رض کے بعد نصف صدی سے زیادہ تک جاری رہا۔ یہ خیال رہے کہ اس عرصہ میں احادیث ابھی ضبط تحریر میں نہیں آئی تھیں۔ البتہ سنت اور حدیث کے زبانی بیان کرنے والے بعض صحابہ زندہ تھے۔ ملک عرب کی حدود کے باہر مقامی قوانین اور ملکی رسوم کو قانونی حیثیت حاصل تھی۔

سو نئے . . رہیں کے جو قرآن اور احادیث کے صریح احکامات کے خلاف ہوں۔ جہاں بھی اور جس حد تک قاضی ضروری خیال کرتا وہ اپنی رائے نہایت آزادی اور نڈر ہو کر دیدیتا تھا۔ اسلامی قانون کی تاریخ میں آزادی سے رائے دینے کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ اس زمانہ میں کوئی چھوٹا آدمی ہو یا بڑا۔ جاہل ہو یا تعلیم یافتہ قانونی نکات پر اپنی ذاتی رائے دینے کا حق رکھتا تھا۔ اور ہر ایک سے خواہ وہ کتنا بڑا عالم شخص ہو۔ اختلاف رائے کے اظہار سے نہ جھجکتا تھا۔ آزاد خیالی کی یہ روح صحت مندانہ اور تعمیری رنگ رکھتی تھی۔ فقہی اور مذہبی معاملات میں ذاتی رائے کا حق تابعین کے زمانہ تک قائم رہا۔ اس عرصہ میں سات مشہور فقہا گزرے ہیں۔ سعید بن مسیّب اور عروہ وغیرہ "فقہائے سبعہ" میں دینی و دنیاوی مسائل کیلئے مشہور و معروف ہیں۔ اور ان کے جاری کردہ فتاویٰ میں کئی امور میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ یہ اختلاف رائے کبھی فرقہ بندی کی صورت میں نہ بدلا۔ . . . اور خلفائے راشدین کے دوران میں تابعی زمانہ میں بھی اسلامی قانون کو کوئی آئینی شکل نہیں دی گئی۔ البتہ تبع تابعین کے زمانہ میں آکر پہلی مرتبہ فتاویٰ و فقہی مسائل کو قانونی شکل دی گئی ہے۔

اس کے بعد "مذاہب اربعہ" کا وجود عالم میں آیا۔ مذاہب اربعہ سے مراد اسلامی فقہ کے وہ چار مختلف طریقے ہیں جن کو حضرت امام ابو حنیفہ حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل نے مختلف مسائل واحدہ کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ ان مذاہب اربعہ سے قبل بھی بعض اوزاعی، سفیان ثوری طبری اور ظاہری وغیرہ ہم خیال گزرے ہیں۔ لیکن وہ کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو گئے کیونکہ انہوں نے کوئی باضابطہ شکل اختیار نہیں کی تھی بہر حال سنی فقہ میں مذاہب اربعہ کا دخل اور اثر بہت گہرا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ تاریخ اسلام میں پہلی تین صدیوں میں اختلاف رائے کو زندگی اور حرارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور سب لوگ "اختلاف الأمة المهدي فرحمة للناس" پر یقین رکھتے تھے۔ مگر بعد میں مرور زمانہ سے یہی اختلاف رائے فرقہ بندی اور تفرقہ انگیزی کا باعث بن گیا۔ اور فتویٰ کو بطور ایک آلۂ مخالفت کے استعمال کرنے لگ گئے۔ جس کی وجہ سے مذہبی و روحانی معاملات میں آزادیٔ رائے کی کوئی وقعت نہیں رہی ہے۔

اطلاع

بعض احباب غلطی سے مجھے بھیرہ کے ایڈریس پر خط لکھ دیتے ہیں۔ میرا موجودہ پتہ مندرجہ ذیل ہے۔

مخدوم محمد ایوب۔ نزد مسجد مخدوم صاحب میانی۔ ڈاکخانہ خاص ضلع شاہ پور

مجالس اور دعوتوں کیلئے اسلامی آداب

(از محمد اکبر صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس لئے ہر شعبہ زندگی کے متعلق انسان کی ایسی راہنمائی فرماتی ہے کہ جس پر عمل کر کے ہر انسان دین و دنیا میں ترقی کر سکتا ہے۔ اسلام نے مجالس اور دعوتوں کے متعلق جو آداب ہمیں سکھائے ہیں انہیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

مجالس اور دعوتوں کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ یہ ہے کہ صرف تین قسم کی مجالس مفید ہو سکتی ہیں۔

اوّل۔ جن مجالس کا کام غرباء کی نگہداشت اور حاجتمندوں کی حاجت روائی ہو۔

دوسرے جو علوم و فنون کی تحقیق اور تعلیم اور اشاعت کی غرض سے منعقد کی گئی ہوں۔

تیسرے جو جھگڑوں اور فسادوں کے مٹانے کی خاطر بنی ہوں۔ قرآن مجید فرماتا ہے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا۔ (نساء ع ۱۷)

یعنی اللہ تعالیٰ ایسی مجالس میں برکت ڈالتا ہے اور اپنی رحمت کے فرشتے نازل فرماتا ہے۔ نیز ایسی دعوتوں کا اہتمام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔

ایسی انجمنوں اور مجالس کے بارہ میں اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب کبھی اس قسم کی کوئی مجلس ہو تو اس بات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ چونکہ بہت سے لوگ جمع ہوں گے اور کثرت انفاس کے باعث بدبو پیدا ہو گی۔ لہٰذا احتیاطاً کوئی ایسی چیز کھا کر نہ آیا جائے جس کی وجہ سے اس کے منہ سے بو آئے۔ کیونکہ اس سے باقی لوگوں کو تکلیف ہو گی بلکہ ایسے مواقع پر صفائی کر کے اور نہا دھو کر اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر جانا چاہیئے۔

پھر اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ جس کو کوئی متعدی بیماری ہو وہ ان مجالس میں نہ جائے۔ اس حکم کی تو اس قدر تاکید ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک کوڑھی عورت کو حج بیت اللہ سے روک دیا اور کہا کہ تو اپنے گھر میں ہی بیٹھ۔

جب کوئی شخص کلام کرنے کے لئے کھڑا ہو تو سامعین کو توجہ سے اس کی باتوں کو سننا چاہیئے۔ تا اس کو یہ خیال ہو کہ یہ لوگ میری باتیں غور سے سن رہے ہیں۔ اور اس کی بات کو قطع نہ کریں۔ نیز دوران تقریر میں شور و غوغا برپا نہ کریں۔ جب بولیں تو بہ آہستگی و وقار سے بولیں۔ اور ایسے الفاظ استعمال کریں جس کو ہر شخص بخوبی سمجھ سکے۔ اس طور پر کلام نہ کریں کہ کوئی سمجھ ہی نہ سکے۔ پھر جب کوئی اور شخص مجلس میں آئے تو اس کی تکریم کی خاطر اس کے لئے جگہ بنا دیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِذَا جَاءَكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ۔

مجالس کے آداب میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو وہ صدر مجلس کی اجازت سے جائے۔ بغیر اجازت اٹھ کر چلے جانا آداب مجلس کے خلاف ہے

یہ بات بھی مجلس کے آداب میں شامل ہے کہ اگر کوئی شخص عارضی طور پر اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر کسی ضرورت کی بناء پر جاتا ہے اور پھر واپس آنیکا ارادہ رکھتا ہے تو اس کی جگہ پر کوئی اور نہ بیٹھے۔ آجکل اکثر یہ دیکھا جاتا ہے۔ ایک آدمی ذرا اپنی جگہ سے اٹھا نہیں دوسرا فوراً اس کی جگہ پر قبضہ کر لیتا ہے اسلام اسے منع فرماتا ہے۔

دعوتوں کے بارہ میں اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ آپس میں تعلقات قائم کرنے کا بہترین ذریعہ دعوت ہے نیز اس سے وسائل اخوت مضبوط ہو تے ہیں۔ جن لوگوں کو دعوت میں مدعو کیا جائے ان کو چاہیئے کہ دعوت کو قبول کریں۔ سوائے کسی اشد مجبوری کے۔ کیونکہ دعوت ازدیاد محبت کا ذریعہ ہے اور اس سے انکار کر دینا محبت کو قطع کر دیتا ہے۔

پھر حکم ہے کہ دعوت کے موقع پر صرف وہی شخص آئے جس کو بلایا جائے۔ کوئی شخص بن بلائے نہ آئے اس سے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ چلا آئے تو چاہیئے جس کے ساتھ آئے وہ پہلے صاحب خانہ سے اجازت لے۔ اسی طرح یہ بھی حکم ہے کہ کھانے کے وقت سے پہلے جا کر لوگ نہ بیٹھیں بلکہ مقررہ وقت پر تشریف لے جائیں۔ اور کھانے کے وقت صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ ہاتھ دھو کر بیٹھیں۔ بسم اللہ سے شروع کریں۔ حرص کے ساتھ نہ کھائیں اور اپنے آگے سے دائیں ہاتھ سے کھائیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"كُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ"

(ترمذی جلد ثانی صـ) یعنی اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ نیز اپنے آگے سے کھاؤ۔ کسی کے آگے سے مت کھاؤ۔ اور بائیں ہاتھ سے کھانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ" (ترمذی جلد ثانی صـ)

نیز کھانا کھاتے وقت کھانے کی مذمت نہ کریں اور نہ اس قسم کی تعریف کریں جس سے بدذائقی ظاہر ہو بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کھانا چاہیئے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

پھر جب کھانا کھا چکے تو اس کے بعد جو کھانا ہاتھوں کو لگا ہو اس کو زبان سے چاٹیں نیز وہ برتن جس میں کھانا کھایا ہے اس کو خوب صاف کریں۔ کیونکہ کیا معلوم ہے کہ اس کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ پھر ہاتھوں کو دھوئیں اور کلی کریں۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ نیز صاحب خانہ کے لئے دعا کریں کہ جس قدر انہوں نے اس کھانے کو تیار کرنے میں تکلیف اٹھائی ہے اللہ تعالیٰ ان کو برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ وہ مختصر سا نقشہ ہے جو ہمیں اسلام نے مجالس اور دعوتوں کے آداب کے متعلق سکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو ان احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ولادت

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب نمبردار تیام پور ورکاں (ضلع گوجرانوالہ) کو اللہ تعالیٰ نے ۵ فروری کو لڑکا عطا فرمایا۔ بچہ کی والدہ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی اور زچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

نیز خاکسار کے والد محترم مولوی مہر الدین صاحب اور والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت یاب کرے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار محمد شریف ننگلی سابق درویش
حال مقیم تیام پور ورکاں ڈاکخانہ کھکھ ضلع گوجرانوالہ

ریلوے ٹکٹ کلکٹر و ٹرین کلرک

"معرفت دفتر روزگار ۲۸-۲-۵۵ تک درخواستیں مجوزہ فارم بنام سیکرٹری پاکستان ریلوے سروس کمیشن ۸۱۔ علامہ اقبال روڈ لاہور طلب کی گئی ہیں۔ فارم درخواست قیمتی ایک روپیہ ہر بڑے سٹیشن سے مل سکتا ہے۔ عرصہ ٹریننگ ایک ماہ۔ دوران ٹریننگ انتخاب میں آمدہ لڑکوں کو ۵۰ روپے الاؤنس گذارہ۔ بعد ٹریننگ تقرری پر ۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۲۰ گرانی اور دیگر الاؤنس حسب قواعد۔ شرائط۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۹-۲-۵۵ کو ۱۸ تا ۲۵ (سول لاہور ۹-۲-۵۵)

ناظر تعلیم و تربیت

اعلان

مجلس عمومی جامعۃ المبشرین کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷ فروری بروز اتوار بوقت تین بجے بعد دوپہر پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی "جوہری توانائی" کے موضوع پر ایک اہم تقریر فرمائیں گے۔ یہ تقریر جامعۃ المبشرین (واقعہ کوٹھی سیٹھ اللہ دتا صاحب) میں ہوگی تمام احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

سیکرٹری مجلس عمومی جامعۃ المبشرین ربوہ

آپ کی قیمت اخبار مارچ ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ وی پی کی رقم بعض دفعہ بڑی دیر سے وصول ہوتی ہے۔ نیز اس کا زائد خرچ بھی آپ پر پڑتا ہے۔ قیمت بھجواتے وقت چٹ نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں۔ تاکہ رقم کا اندراج درست ہو سکے۔ (مینجر الفضل)

۲۴۷۶۳ شیخ محمد عبداللہ صاحب ناصر آباد اسٹیٹ ۵۵ ر
نقر پارکر سندھ ۸ اپریل
۲۴۸۳۱ ڈاکٹر محمد سہیل کمال ڈیرہ نواب شاہ سندھ ۱۴ مارچ
۲۴۸۸۴ ایم۔ اے رشید منیجر باٹا شوز سٹور
لالہ موسیٰ ۳۱ مارچ
۲۴۸۹۴ بشیر الدین ہیڈ کورو ہاڑی ملتان ۱۶ ء
۲۴۹۱۴ حکیم محمد ابراہیم و محمد اسماعیل صاحبان
گھوٹکی سکھر سندھ ۳۱ مارچ
۲۴۹۷۷ فقیر محمد خانصاحب سفید ڈھیری پشاور ۳۱ ء
۲۵۰۶۶ سید نذیر احمد صاحب کارساز سندھ ۲۵ ء
۲۵۰۹۴ شیر محمد صاحب خالی روہ جھنگ ۳۱ ء
۲۵۱۰۳ چوہدری نذیر احمد صاحب دوم
کاہلواں سیالکوٹ ۳۱ مارچ
۲۵۱۰۵ مولوی امام دین صاحب جسوکی گجرات ۲۱ ء
۲۵۲۰۱ ملک عبدالرحمن صاحب خادم
ایڈووکیٹ گجرات ۳۱ ء
۲۵۲۴۳ ابو عطاء اللہ الٰہی بخش صاحب ربوہ ۳۱ ء
۲۵۲۶۲ مرزا سعد اللہ صاحب ایڈووکیٹ مردان ۲ ء
۲۵۲۸۰ Ch. Ali Ahmad Sb.
Hyder Abad (Sind)
۲۵۲۸۴ ملک احمد صاحب انجاز دا المیال جہلم ۲۷ مارچ
۲۵۳۰۲ CAPT Bashir Ahmad
H.Q. 107 Bde JESSORE
(E. Pakistan) ۹ اپریل
۲۵۳۰۵ مظفر حسین صاحب عباسی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
اوکاڑہ منٹگمری ۱۳ مارچ
۲۵۳۲۷ شیخ محمد عمر صاحب افتخار احمد صاحب
دہرہ کراچی ۳۱ مارچ
۲۵۳۳۵ میاں غلام محمد صاحب نواب شاہ سندھ ۹ اپریل
۲۵۳۷۴ چوہدری محمد حسین صاحب ڈی۔ آر
او گجرات ۳۱ مارچ
۲۵۴۴۰ میاں مقبول احمد صاحب و محمود احمد صاحب
ٹھیکیداران کراچی ۳۱ مارچ
۲۵۴۷۷ میجر ظہور الحسن صاحب کراچی ۱۷ ء
۲۵۴۸۲ مبشر احمد صاحب ٹی آئی ہائی سکول
گھٹیالیاں سیالکوٹ ۱۲ مارچ
۲۵۴۸۹ ملک عبدالرحمن صاحب قصور لاہور ۱۵ ء
۲۵۵۰۵ خورشید احمد صاحب دھاروال
چک ۳۳ شیخوپورہ ۲۲ مارچ
۲۵۵۱۵ ایم محمد ابراہیم صاحب مختار کھاگلہ ہنڈہ ۱۰ اپریل
۲۵۵۱۷ حکیم غلام رسول صاحب بقبر دودہ
سرگودھا ۸ مارچ

۲۵۵۲۱ شیخ محمد انور صاحب لوہسن دال ضلع لاہور ۱۰ مارچ
۲۵۵۲۳ شاہ جی محمد اکبر صاحب ترنگ زئی پشاور ۱۰ ء
۲۵۵۲۵ چوہدری نصیر احمد خانصاحب
فتح جنگ کیمبل پور ۱۳ مارچ
۲۵۵۳۲ صوبیدار عبدالغفور خانصاحب
ٹوپی ضلع مردان ۸ مارچ
۲۵۵۳۶ ماسٹر رشید احمد صاحب جوندہ
سیالکوٹ ۲۵ مارچ
۲۵۵۴۶ حوالدار بخشی محمد صاحب عالم گڑھ
ضلع گجرات ۲۴ مارچ
۲۵۵۴۹ چوہدری غلام رسول صاحب اینڈ
برادرز کمپنی منٹگمری ۲۵ ء
۲۵۵۵۰ حافظ محمد عبداللہ صاحب نیچر چیکی
ضلع شیخوپورہ ۲۵ مارچ
۲۵۵۵۱ چوہدری نواب خانصاحب چک
۱/۷ ج سرگودھا ۲۵ مارچ
۲۵۵۵۵ میاں ناصر علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ۱۷ ء
۲۵۵۵۹ سید عبدالقیوم صاحب ۳۱ ء
۲۵۵۶۰ چوہدری عبدالمالک خانصاحب چیچہ ۳۱ ء
۲۵۵۶۱ محمد ہادی صاحب نسیم فاروقی ۳۱ ء
۲۵۵۶۳ چوہدری مبشر احمد صاحب ۳۱ ء
۲۵۵۶۵ چوہدری مبشر احمد صاحب ۳۱ ء
۲۵۵۶۵ چوہدری سردار خانصاحب نمبردار ۳۱ ء
۲۵۵۷۰ ملک محمد مستقیم صاحب ۳۱ ء
۲۵۵۷۱ ضیاء آٹو مل ۳۱ ء
۲۵۵۷۵ سید عباس علی شاہ صاحب ۳۱ ء
۲۵۵۷۸ ملک عمر علی خانصاحب رئیس ۳۱ ء
۲۵۵۷۹ حکیم صاحب محمد عثمان صاحب ۳۱ ء
۲۵۵۸۱ عبدالستار صاحب خادم ۳۱ ء
۲۵۵۸۲ مولوی محمد رفیق صاحب وزیر آباد ۵ اپریل
۲۵۵۸۴ ماسٹر مظفر احمد خانصاحب طاہر ۳۱ مارچ
۲۵۵۸۸ حاجی محمد راجہ صاحب احمدی ۷ اپریل
۲۵۵۵۹ چوہدری احمد خانصاحب ۵ ء
۲۵۶۳۱ چوہدری عبدالکریم و اشتیاق علی
صاحبان ۲۲ مارچ
۲۵۶۴۱ میاں محمد یوسف دیوانی ۲۷ ء
۲۵۶۴۴ چوہدری جہانگیر صاحب احمدی ۳۱ ء
۲۵۶۶۳ لیفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب ۱۰ اپریل
۲۵۶۷۱ احمدی برادرز سائیکل ڈیلر
حیدرآباد انڈیا ۱۴ مارچ
۲۵۶۷۵ ظفر احمدیہ لائبریری رسول نگر ۳۱ ء
۲۵۶۹۴ کنور حبیب صاحب باجوہ ۲۱ ء
(باقی)

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی شبہ ہو تو دفتر سے دریافت کرے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ۱۴۱۱۱ منکہ عطا محمد ولد میاں برکت علی صاحب قوم رنوجٹ پیشہ بوٹ میکری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{55}$/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد بیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد عطا محمد موصی بوٹ میکر بقلم خود غلہ منڈی جڑانوالہ۔ گواہ شد عبدالسمیع زرگر جڑانوالہ گواہ شد ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔

ع ۱۴۱۱۰۔ منکہ احمد بی بی زوجہ چوہدری علم دین صاحب قوم آرائیں عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{69}{\text{ر۔ب}}$ گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{55}$/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حق مہر -/۲۰۰ جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ الامتہ احمد بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبدالرحیم چک ۶۹ گھسیٹ پور۔ گواہ شد علم دین خاوند موصیہ۔ راقم الحروف سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

ع ۱۴۱۰۷۔ منکہ غلام بی بی زوجہ کریم داد صاحب قوم جٹ کلو عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک $\frac{61}{\text{R.B}}$ بیدیا نوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{55}$/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔ الامتہ غلام بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد نور محمد ولد مولا بخش گواہ شد کریم داد خاوند موصیہ راقم الحروف میر احمد موصی ع ۱۱۰۵۲۔

ع ۱۴۱۰۵ منکہ کریم داد ولد علی اکبر قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن چک $\frac{61}{\text{R.B}}$ بیدیا نوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{55}$/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری سات ایکڑ الاٹ شدہ ہے۔ اس کے علاوہ ۳½ ایکڑ جو رہن ہے۔ اس کی آمد سالانہ -/۴۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد چوہدری کریم داد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد نور محمد ولد مولا بخش موصی ع ۱۳۷۴۹ گواہ شد غلام احمد فرزند حقیقی موصی بقلم خود۔ راقم الحروف میر احمد موصی ع ۱۱۰۵۲۔

ع ۱۳۶۹۴۔ منکہ محمد اسماعیل ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم ٹھاکرے راجپوت پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{8}{53}$/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت بصورت کاشت مجھے -/۳۰۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد محمد اسماعیل موصی بقلم خود۔ گواہ شد محمد الدین چک ۵۶۵۔ گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ع ۶۷۷۶

ع ۱۴۱۲۰ منکہ عبدالقیوم شاد ولد مستری عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{55}$/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ماہوار آمد موجودہ -/۶۰ روپے ہے آئندہ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ ماہوار آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد عبدالقیوم کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد محمد دین کارکن دفتر وصیت۔ گواہ شد محمد ابراہیم محلہ دارالصدر ربوہ

ڈھاکہ کے ایک اخبار کی طرف سے انتشار پسندی کی پرزور مذمت

جماعت اسلامی کے رسالہ "چراغ راہ کراچی" نے اپنے جنوری کے پرچے میں "مکتوب بنگال" کے زیرعنوان جماعت اسلامی کے ایک سرکردہ رکن اسعد گیلانی کا ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں مشرقی بنگال کے مہاجرین پر طرح طرح کے الزام لگا کر ان کے خلاف منافرت پھیلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ مشرقی بنگال میں اس کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا ہے۔ چنانچہ ڈھاکہ کا اخبار روزنامہ "انگارہ" "جماعت اسلامی کے کارکن کی مہاجر دشمنی" کے زیرعنوان اپنے ایک ایڈیٹوریل میں رقمطراز ہے :-

"جماعت اسلامی کے سربرآوردہ کارکن اسعد گیلانی نے "مکتوب بنگالہ" کے زیرعنوان مہاجروں کے سلسلے میں جو کچھ بھی تحریر کیا ہے ممکن ہے ان کی سمجھ میں جماعت اسلامی کو اس سے کوئی خاص فائدہ پہنچنے کی امید ہو۔ مگر جہاں تک ہم سمجھتے ہیں مہاجروں پر غلط الزامات عائد کر کے برباد مہاجر کو اور بھی زیادہ بربادی کی منزل کی طرف دھکیل دینے سے نہ تو اسعد گیلانی کو کوئی فائدہ پہنچے گا اور نہ ان کی اس جماعت کو ہی فائدہ پہنچنے کی امید ہے جس کے پروپیگنڈے کے ساتھ ساتھ انہوں نے مہاجر کو گھٹیا اور تیسرے درجہ کا بتایا ہے۔ ہاں البتہ مہاجر کو ایسی تحریروں کے بعد رسوا اور ذلیل کرنے کے لئے دشمنان مہاجر کو ایک راستہ ضرور مل گیا۔ اور اب دلمیں یہ خیال کہ یہ کہیں تو ناممکن نہیں کہ "مہاجر اگر اسمگلر اور گھٹیا تیسرے درجہ کا نہیں تو پھر ایک بہاری بیکنے کی ہمت کیسے کرتا۔ ۔ ۔ کہ (بقول اسعد ہر اردو بولنے والا بہاری) "اسمگلنگ کے پیشے میں زیادہ تر بہار کے مہاجر ہیں۔ اس لئے کہ ان کے پرانے گھر بھارت میں موجود ہیں۔ اور ان کے لئے دونوں ملکوں میں ٹھکانے کے اڈے ہیں۔ خود ہمارے محلے میں میرے ہمسائے ہیں۔ ایسے دس پندرہ آدمیوں کا ایک جتھہ اس کارخیر میں مصروف ہے۔ یہ لوگ اخلاقی لحاظ سے گھٹیا اور تیسرے درجہ کے لوگ ہیں"

مکتوب بنگالہ از اسعد گیلانی

(ماہ جنوری ۵۵ء چراغ راہ میں دیکھئے)

لہذا ہم اسعد گیلانی اور ان کی "جماعت اسلامی" سے صاف صاف لفظوں میں یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ مہاجر دشمنی کے نتائج نہ تو ان کی جماعت کے حق میں اچھے ہوں گے اور نہ اسعد گیلانی کو کوئی بہت بڑی منفعت ذاتی طور پر ہوگی۔ نیز یہ بھی صاف صاف طور پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ "بہتان تراشی" کی اسلام نے زبردست مذمت کی ہے۔ بہتان تراشی گناہ ہے اور جبکہ جماعت اسلامی خود آج کے زمانہ میں "اسلامی اصول اور اسلامی احکام کی سب سے بڑی ٹھیکیدار" ہر موقعہ پر ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہے تو پھر اس جماعت کے ایک سربرآوردہ کارکن کی طرف سے مہاجروں کے خلاف "بہتان تراشی" کرنے کے کیا معنی؟ کیا جماعت اسلامی کے نزدیک "بہتان تراشی" ایسی صورت میں بھی کوئی برا فعل نہیں جبکہ "اسلام نے بہتان تراشی" سے بچنے کی ہدایت کی ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ "جماعت اسلامی" اندر کچھ اور باہر کچھ کے مصداق پالیسی رکھتی ہے اس کے کارکنوں کے اقوال اور کردار میں پورب پچھم کا فرق ہے اور اس کے یہاں "اسلام" "اسلام" کا نقارہ بجا کر ایسے خیالات اور احساسات عوام کے دل و دماغ میں بٹھائے جا رہے ہیں جو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتے اور جو سراسر اصول اسلامی کے منافی ہیں۔ ثبوت کے طور پر مثالاً غور فرمائیے۔

اسعد گیلانی نے اپنے اس زیربحث مضمون "مکتوب بنگالہ" میں لکھا ہے کہ :-

"پنجاب جس پر تین ماہ کے مارشل لاء نے گولیاں برسائیں اور کسی غیرملکی فوجی تسلط کا مکمل نقشہ پیش کر دیا۔ اس قدر خون بہنے کے باوجود پھر اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔ اس لئے کہ وہاں سیاسی جرأت کی کمی نہیں۔ یہاں وہ چیز نہیں ہے۔ یہاں دفعہ ۹۲ الف نے خوف و ہراس کی فضا پیدا کر دی ہے۔ اور عوام میں ایک بیچارگی درماندگی اور بے بسی کا سا احساس ابھر آیا ہے۔ یہاں انسانوں کی رگوں میں خون اس تیز رفتاری سے حرکت نہیں کرتا۔ جس تیز رفتاری سے وہاں حرکت کرتا ہے۔ آج بنگال کی رگوں میں مقصدیت اصول پسندی اور منظم پروگرام کا تازہ خون ڈالنے کی ضرورت ہے۔ یہ اگر ہو جائے۔ تو یہ بیمار غم دوبارہ جی اٹھے گا۔"

مندرجہ بالا تحریر میں کیا ہنگامی عوام کو دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے سلسلے سے حکومت کے خلاف اکسا کر انتشار پیدا کرانے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اور کیا "انتشار" اسلام کے نزدیک بری چیز نہیں ہے۔ امن کو درہم برہم کرنے کی کوششیں کیا اسلام کے نزدیک قابل مذمت نہیں۔ پھر جماعت اسلامی کے کارکن اسلامی اصولوں کے ٹھیکیدار کیسے۔ جبکہ جماعت اسلامی کے سربرآوردہ کارکنوں کے عمل اور اسلامی احکام میں تضاد ہے۔ روزنامہ انگارہ ڈھاکہ ۲۹ جنوری ۱۹۵۵ء

یک طرفہ کارروائیوں سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا

بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو کا اعلان

نئی دہلی ۲۶ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھارتی پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ کشمیر کا تنازعہ کسی ایک طرفہ کارروائی سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ پنڈت نہرو سے پوچھا گیا۔ صورت حال میں ایسی کونسی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے مسائل طے کرنے کے لئے اب نئے سرے سے کوشش کرنا ضروری خیال کیا گیا۔ پنڈت نہرو نے جواب دیا۔ جب تک مسائل موجود ہیں۔ انہیں حل کرنے کی کوشش جاری رہے گی۔ پنڈت نہرو سے ایک کشمیری رکن نے یہ سوال دریافت کیا تھا۔ کشمیر اسمبلی بھارت سے الحاق کی توثیق کر چکی ہے۔ اس فیصلہ کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے وزراء اعظم کی متوقع ملاقات میں کشمیر کے متعلق آخر کونسا مسئلہ زیربحث آئیگا۔" پنڈت نہرو نے جواب دیا۔ ایسے مسائل یک طرفہ کارروائیوں کے ذریعے نہیں ہو سکتے۔" پنڈت نہرو سے پوچھا گیا۔ صورت حال میں ایسی کونسی تبدیلی واقع ہوئی ہے جس کے پیش نظر کشمیر کے مسئلہ پر پھر غور کیا جانے والا ہے؟ پنڈت نہرو نے جواب دیا۔ کچھ وقت گذر چکا ہے۔ یہی صورت حال میں کافی تبدیلی ہے۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق پنڈت نہرو نے جواب دیا۔ پاکستان جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارہ کا سرگرم رکن بن چکا ہے اس لئے اب حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔"

ایک یونٹ کے متعلق حتمی فیصلہ

مارچ کے پہلے ہفتہ میں ہوگا

لاہور ۲۶ فروری۔ باخبر حلقوں کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ میں تبدیل کرنے کی تجویز کے متعلق آخری فیصلہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں کراچی کے مقام پر اس وقت ہوگا۔ جبکہ مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کے ارکان حکومت پاکستان کے ساتھ فیصلہ کن بات چیت کے لئے وہاں جمع ہوں گے۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہ گورنر پنجاب مسٹر مشتاق احمد گورمانی عنقریب کراچی جائیں گے تاکہ انتظامی کونسل کے ارکان کے ساتھ آخری فیصلہ کن [illegible]